رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

فی پرچہ ۱/

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

نمبر ۲۹	۲۳ جمادی الاوّل ۱۳۵۳ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۴ ستمبر ۱۹۳۴ء	جلد ۲۲

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۲ ستمبر بوقت چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو سر درد اور پیچش کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

یکم ستمبر لوکل انجمن کے زیر انتظام ۹ بجے شب تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولوی جلال الدین صاحب شمس نے اعتراضات کے جواب دیئے

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے ۲ ستمبر مولوی علی محمد صاحب اجمیری۔ حافظ محمد عمر صاحب اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کو لودی ننگل ضلع گورداسپور۔ اور مولوی عبد الرحمٰن صاحب کو مونگ ضلع گجرات بھیجا گیا:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

احمدی ہونے پر زبان کی نہیں بلکہ اعمال کی گواہی پیش کرو

(فرمودہ ۵ ستمبر ۱۹۰۷ء)

فرمایا "تمہاری بیعت کا اقرار اگر زبان تک محدود رہا۔ تو یہ بیعت کچھ فائدہ نہ پہونچائے گی۔ چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں میں ہرگز یہ بات نہیں مان سکتا۔ کہ خدا کا عذاب اس شخص پر وارد ہو۔ جس کا معاملہ خدا تعالےٰ سے صاف ہو خُدا اسے ذلیل نہیں کرتا۔ جو اس کی راہ میں ذلت اور عاجزی اختیار کرے۔ یہ سچی اور صحیح بات ہے۔ مرنا تو بے شک سب نے ہے مگر یہ موتیں جو آج کل ہو رہی ہیں۔ یہ تو ذلت کی موتیں ہیں خدا اکسی سے محفوظ رکھے۔ کہ ایک ابھی دفن نہیں ہُوا تھا۔ کہ دوسرا جنازہ تیار ہے۔ پس راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر دعائیں مانگو۔ کوٹھڑی کے دروازے بند کرکے تنہائی میں دُعا کرو۔ کہ تم پر رحم کیا جائے۔ اپنا معاملہ صاف رکھو۔ کہ خدا کا فضل تمہارے شامل حال ہو۔ جو کام کرو۔ نفسانی غرض سے الگ ہو کر کرو۔ تا خدا کے حضور اجر پاؤ۔ حضرت علیؓ کی نسبت روایت ہے۔ کہ ایک کافر نے جس پر قابو پا چکے تھے۔ ان کے مُونہہ پر تھوکا۔ تو آپ نے چھوڑ دیا۔ اس نے پوچھا یہ کیوں۔ تو فرمایا کہ اب میرے نفس کی بات درمیان میں آگئی۔ اس نے جب دیکھا کہ یہ لوگ نفسانی کاموں سے اس قدر الگ ہیں۔ تو مسلمان ہو گیا۔ ایسے ایسے عملی نمونوں سے وُہ کام ہو سکتا ہے۔ جو کئی تقریریں اور وعظ نہیں کرسکتے۔" (الحکم ۱۰ ستمبر ۱۹۰۷ء)

اخبار احمدیہ

طلباء کو ضروری اطلاع

تعطیلات سے واپس آنے کے لئے جو طلباء کنسیشن ٹکٹ (رعایتی نصف کرایہ) سے فائدہ اٹھانا چاہیں وُہ اپنے نام جماعت ۔ اور جس سٹیشن سے سفر کرنا چاہیں۔ زیادہ سے زیادہ ۱۵ ستمبر ۱۹۳۴ء تک بھجوا دیں۔ اس کے بعد آنے والے خطوط پر کوئی کارروائی نہ ہوسکے گی۔ خاکسار رشید احمد ارشد۔ انچارج تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

چک ایمرچ میں لیکچر

۱۸ اگست بعد نماز مغرب نماز کے متعلق حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا وعظ ہوا۔ چک ایمرچ کے تمام غیر احمدی شریک تھے۔ جو اچھا اثر لے کر گئے۔ حضرت مفتی صاحب کی صحت اچھی ہے۔ احباب دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔ خاکسار راجہ غلام محمد از چک ایمرچ۔

درخواست ہائے دعا

(۱) گیس ۳۱ اگست عبدالکریم خانصاحب یوسف زئی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ بخیر و عافیت اپنے رفقاء سمیت منزل مقصود پر پہونچ گیا ہوں۔ موسم نہایت خوشگوار ہے۔ جو دوست دعائیں کرتے رہے ہیں۔ ان کا بہت ممنون ہوں۔ یہاں دو سال قیام ہوگا۔ احباب دُعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنی حفاظت میں رکھے۔ حبیب احمد صاحب کو تبلیغی لٹریچر کی اشد ضرورت ہے۔ تمام انجمنیں توجہ کریں۔ (۲) میں ایک مقدمہ میں پھنسا ہُوا ہوں۔ اور کاغذات افسران بالا کے زیر غور ہیں دوست میری بریت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد خورشید از دودہ (۳) سب ججی میں میرا ایک مقدمہ ہے۔ جس کی پیشی ۱۲ ستمبر کو ہے۔ احباب میری کامیابی کے لئے دُعا کریں۔ خاکسار حاجی محمد نذیر۔ شاہ جہان پور۔ (۴) میرا بچہ مجید احمد اور بچی زکیہ صفدر بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے خاکسار محمد الدین۔ چونیاں۔ (۵) میرے دادا صاحب بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے نیز نقشہ نویسی کے کام میں میری کامیابی کے لئے احباب دُعا کریں۔ خاکسار محمد خان۔ کوہ مری۔

(۶) میرا پوتا محمد ناصر میعادی بخار سے علیل ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار غلام جبار۔ بریلی۔ (۷) میرا لڑکا احسان اللہ سخت بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار عنایت اللہ از لکھنؤ۔ (۸) میرا بھتیجا عزیز بشیر احمد خان کئی دنوں سے میعادی بخار میں مبتلا ہے۔ کمزوری زیادہ ہوگئی ہے بخار کا حال نہیں اُترا۔ ایسی حالت میں دُعا کی ضرورت ہے۔ احباب سے درخواست دُعا ہے۔ خاکسار عنایت علیخان برنالہ ریاست پٹیالہ

دعائے مغفرت

(۱) میرے چچا یعقوب خان صاحب جو ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب گوڑیانی مرحوم کے چھوٹے بھائی تھے۔ اور گوڑیانی میں اکیلے احمدی تھے فوت ہوگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُرانے صحابہ میں سے تھے۔ غیر احمدی رشتہ داروں نے ہی ان کی تجہیز وتکفین کی ہے۔ احباب جنازہ پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار آمنہ خاتون بنت ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم (۲) والدہ راجہ یار محمد خان جاگیردار کرنا ہ ۲۰ اگست وفات پاگئیں دعا مغفرت کی جائے۔ خاکسار محمد امیر خان موضع کیرن کشمیر (۳) ۹ اگست کو میرے والد فتح الدین صاحب بٹ فوت ہوگئے ہیں۔ جن کی عمر قریباً ایک سو بیس سال تھی۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شروع دعوے میں بیعت کی تھی۔ ان کے جنازہ پر دو ہزار مرد و عورتیں غیر احمدی جمع ہوئے۔ احباب جنازہ پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ رحیم بخش رحمت اللہ احمدی ساکن چوہڑہ۔

مبلغین کے متعلق اعلان

ہمارے مبلغین جو جماعتوں میں دَورہ کرتے ہیں ان کا فرض ہے۔ کہ وُہ ہر جماعت کے متعلق اصلاح امور کو مدنظر رکھیں تبلیغی کام کے لئے ان میں تنظیم پیدا کریں۔ انصاراللہ کے کام کا معائنہ کریں۔ ان کو مناسب ہدایات دیں۔ اور دیکھیں۔ کہ آیا تبلیغ بذریعہ وفود باقاعدہ طور پر کی جاتی ہے۔ یا نہیں۔ اور آیا تعلیمی اجتماع بھی باقاعدہ ہوتے ہیں۔ یا نہیں۔ اور تبلیغی اشتہارات کی اشاعت کے متعلق بھی معلوم کریں۔ کہ کس طریق سے کی جاتی ہے۔ ان کے رجسٹرات دیکھیں اور جو ہدایات ان کو دیں۔ وُہ رجسٹر معائنہ میں درج کریں۔ اور اس معائنہ کی نقل دفتر میں بھیجدیں۔

اب تک ان امور کی طرف مبلغین نے توجہ نہیں کی کیونکہ سوائے ایک دو مبلغین کے باقی کسی کی ہفتہ واری رپورٹ میں انصاراللہ کی تنظیم کے متعلق کوئی ذکر نہیں ہوتا۔ اور جو مبلغ کسی انصاراللہ کی جماعت کا معائنہ بھی کرتے ہیں وُہ سرسری طور پر۔ حالانکہ جب وُہ کسی جماعت میں جائیں۔ تو ان کا سب سے اہم کام انصاراللہ کے کام کو باقاعدہ بنانا۔ اور ان کو مناسب ہدایات دینا ہے۔ جہاں ابھی یہ سلسلہ قائم نہیں ہوا وہاں ان کو اس تحریک میں شامل ہونے کی ترغیب دی جائے اور لائحہ عمل انصاراللہ سے آگاہ کیا جائے۔

دفتر سے ہر ماہ ان جماعتوں کو جو اپنی تبلیغی رپورٹیں نہیں بھیجتیں۔ یاددہانی کے خطوط لکھے جاتے ہیں۔ اور ماہ جون سے یاددہانیوں میں باقاعدگی کی گئی ہے۔ لیکن بعض جماعتوں نے میرے خطوط کے جواب میں لکھا ہے کہ ان کو ابھی تک معلوم ہی نہیں۔ کہ انصاراللہ کا لائحہ عمل کیا ہے اور کس طریق پر کام کرنا چاہیئے۔ اس پر ان کو لائحہ عمل بھیجدیا گیا ہے۔ آئندہ مبلغین کو چاہیئے۔ کہ جب وُہ کسی جماعت میں جائیں۔ چاہے کسی خاص جلسہ پر ہی جائیں۔ انصاراللہ کا معائنہ ضرور کریں۔ اور معائنہ کے وقت مندرجہ بالا ہدایات کو مدنظر رکھیں۔ جہاں انصاراللہ قائم نہ ہو۔ وہاں لائحہ عمل انصاراللہ کے مطابق ان کو قائم کرنے کی تحریک کریں۔ اس پر جو لوگ اپنے آپ کو پیش کریں۔ ان کے نام ایک رجسٹر میں درج کردیں۔ اور ان کا علیحدہ سکرٹری بنا دیں۔ اور دفتر میں اطلاع بھیج دیں۔

(ناظر دعوت وتبلیغ قادیان)

۱۹۳۴ء کا دُوسرا یوم التبلیغ

اور

یوم سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم

۱۔ اس سال دُوسرے یوم التبلیغ کے لئے ۳۰ ستمبر ۱۹۳۴ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اس تاریخ کو مرزا احمد بیگ صاحب ہوشیارپوری بموجب پیشگوئی فوت ہُوئے تھے یعنی ۳۰ ستمبر ۱۸۹۲ء کو۔ احباب اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کردیں۔

۲۔ اس سال سیرت نبوئ کے جلسوں کے لئے ۲۵ نومبر ۱۹۳۴ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے اس کے لئے بھی احباب ابھی سے تیاری شروع کردیں۔ اس کے لئے حسب ذیل مضمون رکھے گئے ہیں:۔

(۱) ازدواجی زندگی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسوۂ حسنہ۔

(۲) تبلیغ حق کا فریضہ آپؐ نے کس طرح ادا فرمایا۔

نوٹ:۔ الفضل کے خاتم النبیین نمبر کے لئے جو مضامین بھیجے جائیں۔ وُہ ان ہر دو عنوانوں کے ماتحت ہوں۔ وُہی مضامین شائع کئے جائیں گے۔ جو ان کے ضمن میں ہونگے۔

ناظر دعوت وتبلیغ۔ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۲۹ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

سول نافرمانی اور دہشت انگیزی کے متعلق وائسرائے کا اظہار خیال

عام لوگوں کی امداد کا اعتراف

وائسرائے ہند نے ۲۹ اگست لیجسلیٹو اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ کے مشترکہ اجلاس میں ایک اہم تقریر کی جس میں مرکزی لیجسلیچر کی سرگرمیوں - امن پسند - اور قانون کا احترام قائم رکھنے والے ہندوستانیوں کی کوششوں اور ہندوستان سے تعلق رکھنے والے بیرونی واقعات کا ایک نہایت عمدہ خلاصہ پیش کیا - تقریر کے آغاز میں ممبروں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا - کہ گزشتہ چار سال کے دوران میں آپ نے ان اہم بلوں کو جو اس پارلیمنٹ کی میعاد کے دوران میں اس کے سامنے رکھے گئے - پاس کرنے میں گورنمنٹ کی ہر طرح سے امداد کی ہے اس کے بعد آپ نے اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ کے پریزیڈنٹوں کا شکریہ ادا کیا - کہ دونوں نے اپنے فرائض کی بجا آوری میں انتہائی عدل و انصاف کا ثبوت دیا ؛

معاملات خارجہ - تجارتی معاہدات اور صنعتی امور کا ذکر کرنے کے بعد وائسرائے نے سول نافرمانی کے متعلق اظہار خیالات کرتے ہوئے کہا - کانگرس نے سول نافرمانی معطل کر دی ہے اور اس کے ساتھ ہی کونسلوں میں جانے کی آئینی پالیسی جسے کسی وقت مکمل طور پر فضول تصور کیا جاتا تھا - اختیار کر لی ہے اب میرا خیال ہے - کہ سول نافرمانی کی تحریک پر آخری پردہ گر چکا ہے - اور جس پالیسی کی بنیاد میں نے ستمبر ۱۹۳۳ء میں رکھی تھی - اس کا مقصد حاصل ہو گیا ہے - لیکن اس کامیابی کا سہرا گورنمنٹ کے سر پر اس کی اعلےٰ تدابیر کی وجہ سے نہیں - بلکہ ہندوستان کے عوام کے سر پر ہے - جنہوں نے اب اس سچائی کا احساس کر لیا ہے - کہ ملکی ترقی کی منزل پر پہونچنے کے لئے سول نافرمانی ناکارہ ہے - اور اس وجہ سے مجھے یقین ہے کہ سول نافرمانی دوبارہ نہ زندہ ہو سکے گی - اور نہ اسے زندہ کیا جا سکتا ہے ؛

فی الواقعہ تحریک سول نافرمانی پر جو ضرب لگ چکی ہے وہ نہایت ہی کاری ہے - اور اب ممکن نہیں - کہ اس تحریک کا نام بھی لیا جائے - اس کامیابی میں وائسرائے نے عوام کو بھی شریک کیا ہے - بلکہ انہی کے سر سہرا باندھا ہے - بے شک ان الفاظ کے مخاطب وہ تمام لوگ ہیں جنہوں نے نہ صرف تحریک سول نافرمانی میں کوئی حصہ نہ لیا - بلکہ اسے ناکام بنانے کی کوشش کی - لیکن چونکہ یہ حقیقت ہے - کہ بحیثیت قوم جن لوگوں نے یہ خدمت سرانجام دی - اور اپنے آپ کو خطرات میں ڈال کر اور کئی قسم کے نقصانات اٹھا کر سرانجام دی - وہ مسلمان ہیں - اس لئے کیا ہی اچھا ہوتا - اگر وائسرائے ہند اس سلسلہ میں ان کا ذکر خصوصیت سے کر دیتے - تا سرکاری طور پر ایک دفعہ اور اعتراف کر لیا جاتا - کہ مسلمان بحیثیت مجموعی تحریک سول نافرمانی میں نہ صرف شریک نہ ہوئے - بلکہ نہایت نازک حالات میں اس کے خلاف سینہ سپر بھی رہے ؛

تحریک سول نافرمانی کے قدرتی اور لازمی نتیجہ تشدد اور دہشت انگیزی کے متعلق وائسرائے نے فرمایا - محض پولیس - اور قوانین کے ذریعہ سے اس خوفناک برائی کا استیصال نہیں کیا جا سکتا - رائے عامہ ہی اس کی بیخ کنی کر سکتی ہے - اس لئے ضرورت اس بات کی ہے - کہ رائے عامہ کو اس تحریک کے خلاف متحرک کیا جائے - مجھے اس بات پر مسرت ہے - کہ بنگال کے اکثر سرکردہ رہنماؤں نے اپنے فرائض کو اب محسوس کر لیا ہے - اور نوجوانوں کو دہشت انگیزوں کے اثرات سے بچانے کے لئے اور اپنے ملک کے لئے مفید خدمات سرانجام دینے کے لئے نہایت مفید تعمیری تجاویز پیش کی ہیں ؛

وائسرائے کے ان الفاظ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس مشورہ اور تجویز کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے جس کا ذکر حضور نے دسمبر ۱۹۳۲ء کی ایک تقریر میں فرمایا تھا - اور جو "الفضل" میں اسی وقت شائع کر دی گئی تھی - اس وقت جبکہ تشدد اور دہشت انگیزی سخت زوروں پر تھی - جبکہ ذمہ دار کانگرسی ایک طرف تو دہشت پسندوں کی مالی امداد کر رہے تھے - اور دوسری طرف ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی تھی - تشدد کا ارتکاب کر کے سزا پانے والوں کو قوم اور ملک کے لئے قربانی کرنے والے قرار دیا جاتا تھا - آپ نے حکومت کی ان کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے جو دہشت انگیزی کے انسداد کے لئے کی جا رہی تھیں - اور جو محض پولیس - اور قوانین تک محدود تھیں - فرمایا تھا :-

"میں نے کئی بار ذمہ دار انگریزوں کو بتایا ہے کہ جو طریق انہوں نے اختیار کیا ہوا ہے - اس کے ذریعہ کامیابی نہ ہوگی - اس وقت انارکسٹوں کا مقابلہ صوبجاتی حکومتیں کرتی ہیں - لیکن جب ایک صوبہ میں آرڈی ننس جاری کیا جاتا ہے - تو وہ دوسرے صوبہ میں چلے جاتے ہیں - اور وہاں شرارت کا بیج بو دیتے ہیں - پھر اگر سارے ہندوستان میں ان کے خلاف کارروائی کی جائے - تو بھی کامیابی نہ ہوگی - کیونکہ جس کو مارنے کا منصوبہ کیا جائے - وہ اگر مارنے والوں سے کہے کہ ایسا نہ کرو - تو ان پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا - یہ کوشش غیر جانبدار لوگوں کی طرف سے ہونی چاہیئے"

اسی سلسلہ میں حضور نے فرمایا تھا :-

"لارڈ ارون سابق وائسرائے ہند کے سامنے میں نے یہ تجویز پیش کی - تو انہوں نے کہا تجویز بہت اچھی ہے - مگر ابھی شورش ہے - ذرا امن ہو لے - تو اس پر عمل کیا جائے گا لارڈ ولنگڈن موجودہ وائسرائے ہند سے جب میں ملا - اور یہ تجویز پیش کی - تو انہوں نے کہا - میں سمجھ نہیں سکتا - کہ لارڈ ارون نے کس طرح کہا - کہ ابھی اس تجویز پر عمل کرنے کا وقت نہیں - یہی تو اس پر عمل کرنے کا وقت ہے - اور یہ بہت مفید تجویز ہے - میں جلد مشورہ کر کے اس پر عمل کرونگا"

وائسرائے کی تازہ تقریر سے ظاہر ہوتا ہے - کہ اس تجویز کی عمدگی - اور خوبی عملی لحاظ سے بھی ان پر واضح ہو چکی ہے - اور انہوں نے دیکھ لیا ہے - کہ محض پولیس اور قوانین کے ذریعہ دہشت انگیزی کا استیصال نہیں ہو سکتا - بلکہ اس کے خلاف عوام یعنی غیر جانب دار لوگوں کی طرف سے کوشش ہونی ضروری ہے - اور وہ اس طرح کہ عام لوگ رائے عامہ کو اس تحریک کے خلاف متحرک کریں - وائسرائے کے الفاظ یہ بھی بتاتے ہیں - کہ تشدد پسندی کے سب سے بڑے مرکز بنگال میں اکثر سرکردہ لیڈروں نے اس بارے میں اپنے فرائض کو

محسوس کرلیا ہے۔ اور وُہ نوجوانوں کو دہشت انگیزوں کے اثرات سے بچانے کے لئے مفید تجاویز پیش کر رہے ہیں۔ ضرورت ہے۔ کہ تمام صوبوں میں یہ جدوجہد شروع ہو۔ بیک وقت شروع ہو۔ اور ایک نظام کے ماتحت کام کیا جائے اس طرح یقینی طور پر دہشت انگیزی کی تحریک کچلی جاسکے گی اور اہلِ ملک اطمینان کے ساتھ ترقی کی طرف قدم بڑھا سکیں گے ٭

کانگرسیوں کو قدرتی طور پر وائسرائے کے یہ الفاظ بہت ناگوار گزرے ہیں۔ کہ ملک نے اب اس سچائی کا احساس کرلیا ہے۔ کہ ملکی ترقی کی منزل پر پہونچنے کے لئے سول نافرمانی ناکارہ ہے۔ اور اس وجہ سے مجھے یقین ہے کہ سول نافرمانی دوبارہ نہ ہی زندہ ہوسکے گی۔ اور نہ اسے زندہ کیا جاسکتا ہے

مگر جہاں کانگرسیوں کے لئے سوائے اس کے چارہ نہیں۔ کہ تحریک سول نافرمانی کی ناکامی اور اس کے التوا کا اعتراف کریں۔ وہاں وُہ یہ بھی کہہ رہے ہیں۔ کہ کانگرس نے داخلہ اسمبلی کے متعلق ایک تجربہ شروع کیا ہے۔ اگر یہ تجربہ کامیاب نہ ہُوا۔ تو یہ دیر تک جاری نہیں رہے گا۔ یقیناً کانگرس کو کوئی نیا قدم اٹھانا پڑے گا۔ اور کون کہہ سکتا ہے۔ کہ وُہ قدم سول نافرمانی یا اس سے بھی زیادہ خطرناک نہیں ہو گا۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ جو لوگ سول نافرمانی کا تلخ تجربہ کرچکے۔ اور ناکامی کا مونہہ دیکھ چکے ہیں۔ پھر اسی تجربہ کے لئے کیونکر آمادہ ہوسکیں گے۔ کانگرسی لیڈر خواہ کچھ کہیں حقیقت یہ ہے۔ کہ عام لوگ پہلے کی طرح اب آسانی اور سہولت سے ان کے پھندے میں پھنسنے کے لئے تیار نہیں۔ مگر ان کو صحیح رستہ پر چلانے اور گمراہ کرنے والوں سے بچانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ حکومت ان لوگوں کی خدمات سے فائدہ اٹھائے جن کی آئین پسندی اور سلامت روی اس پر ثابت ہوچکی ہے ٭

وسطی پنجاب کا مُسلم حلقہ اور احراری

احراری جنہیں کبھی مُسلمانوں کے شریف اور معزز طبقہ نے مونہہ لگانے کے قابل نہ سمجھا۔ اور جن کا نامۂ اعمال ناواقف اور ناسمجھ مُسلمانوں کے خون سے داغدار ہے۔ آج کل اپنے آپ کو "۸ کروڑ اسلامیانِ ہند" کے واحد اجارہ دار بتا رہے ہیں۔ اور یہ ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ راس کماری سے لے کر کشمیر تک کے تمام مُسلمانوں میں انہی کے نام کا سکہ چلتا ہے۔ حالانکہ اس میں حقیقت کا شائبہ تک نہیں ہے۔ اور اب بھی معزز اور شرفا کے طبقہ میں انہیں اسی طرح نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ جس طرح پہلے دیکھا جاتا تھا ٭

اس کا تازہ ثبوت اس امر سے مل سکتا ہے۔ کہ وسطی پنجاب کے مسلم حلقہ کی طرف سے اسمبلی کے لئے جو امیدوار کھڑے ہوئے ہیں۔ ان میں سے جس کی امداد احراری کر رہے ہیں اس کے مقابلہ میں دوسرے امیدوار کا پلہ بظاہر بھاری معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ خاص لاہور۔ اور مضافات کے قریباً تمام سرکردہ مُسلمانوں نے ایک اعلان کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ ہم نے خان بہادر حاجی رحیم بخش صاحب ایم۔ اے۔ پنشنر ڈسٹرکٹ و سشن جج کی امداد کا فیصلہ کرلیا ہے۔ اور ہم وسطی پنجاب کے مسلم حلقہ کے تمام رائے دہندگان سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ شامل ہوکر اپنے ووٹ حاجی صاحب کو دیں اور انہیں انتخاب میں کامیاب کرائیں۔

نمائندہ منتخب کرنے کی بہترین صورت تو یہی ہے۔ کہ معزز حلقہ کے تمام مُسلمان متحدہ طور پر کسی قابل شخص کو منتخب کرلیں۔ تاکہ ایک طرف تو ایسے نمائندہ کو اپنے حلقہ کے تمام ووٹروں کا اعتماد حاصل ہو۔ اور دوسری طرف مقابلہ کی کشمکش سے جو اکثر حالات میں نہایت شرمناک رنگ اختیار کرلیتی ہے۔ اور اخراجات کے بار سے جو عام طور پر ہزاروں تک پہونچ جاتے ہیں۔ نجات مل جائے لیکن احراریوں کی موجودگی میں کیونکر ممکن ہے۔ کہ کوئی بات ہنگامہ آرائی کے بغیر انجام پذیر ہوسکے۔ چنانچہ وسطی پنجاب کے مُسلم حلقہ سے اسمبلی کے انتخاب میں انہوں نے علیحدہ محاذ قائم کر رکھا ہے۔ اور خواہ مخواہ مسلمانوں کو اخلاقی اور مالی نقصان پہونچانے کے درپے ہوئے ہیں۔

مولوی ظفر علی کی ہزلیات کا مجموعہ راوی کی نذر

ایک عرصہ سے اخبار" زمیندار" میں اعلان ہو رہا تھا۔ کہ مولوی ظفر علی صاحب کی ہزلیات کا مجموعہ نہایت اہتمام۔ اور خاص شان کے ساتھ طبع ہوکر شائع ہونے والا ہے۔ لیکن اب جبکہ وُہ تیار ہوگیا تو قضا و قدر نے مولوی ظفر علی صاحب کو اپنے قلم سے اس کے متعلق یہ اعلان کرنے پر مجبور کردیا۔ کہ

"طول و عرضِ ہند میں اعلان کر دیا گیا۔ کہ میرا مجموعہ کلام بہارستان کے نام سے بہت جلد اہلِ وطن کے قدر دان ہاتھوں میں پہونچ جائے گا۔ بہارستان کی اشاعت کا اہتمام حکیم محمد عبد الرحیم صاحب گجراتی کے سپرد کیا گیا تھا۔ اور ایک عرصہ کے انتظار کے بعد کتاب خدا خدا کرکے طبع ہُوئی۔ لیکن جب اس کا ایک نسخہ میری نظر سے گزرا۔ تو یہ دیکھ کر کہ اس کا کوئی صفحہ ایسا نہیں۔ جو فاش غلطیوں سے اور کاتب کے تصرفات سے پاک ہو۔ اس کے علاوہ نہ اس کی کتابت دیدہ زیب ہے۔ نہ طباعت نفیس۔ طبیعت بے حد منغص ہُوئی۔ اور میں نے حکیم صاحب کو مشورہ دیا۔ کہ اس کتاب کو تلف کردیں۔ چنانچہ کتاب کے اتلاف سے جو نقصان حکیم صاحب کو ہوسکتا تھا۔ اس کی خاطر خواہ تلافی کرنے کے بعد آج بتاریخ ۲۸ اگست دن کے ایک بجے بہارستان کے نوسو نسخے دریائے راوی کی موجوں کی نذر کر دیئے گئے"۔ (زمیندار ۳۰ اگست)

یہ ساری تگ و دو تو حصولِ زر کے لئے کی گئی تھی لیکن الٹا اپنے پلے سے کچھ دے کر اس دفتر ہزلیات کو غرقِ آب راوی کرنا پڑا۔ جن لوگوں کی نظر سے مولوی صاحب کے اشعار گزر چکے ہیں۔ وُہ جانتے ہیں۔ ان میں مسلمان بزرگوں کے علاوہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات اقدس کے متعلق بھی نہایت ناموزوں۔ اور غیر مناسب الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اور اسی وجہ سے ان پر علمارِ امت کی طرف سے کفر کا فتوٰے بھی لگ چکا ہے۔ پھر ان اشعار میں خدا تعالےٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف بھی بدگوئی کی گئی ہے۔ ایسے ناپاک مجموعہ کے اس طرح تلف ہونے میں عبرت کا بہت کچھ سامان پنہاں ہے۔ اگر اس سے فائدہ نہ اٹھایا گیا۔ تو ممکن ہے۔ کوئی اس سے بھی بڑی افتاد پڑے ٭

مسیحیت کا جنازہ "زمیندار" کے کندھوں پر

وُہ لوگ جو ضد اور تعصب کی وجہ سے حقائق کا انکار کرتے ہُوئے یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کے آنے کے بعد عیسائیت کا کیا بگڑ گیا۔ وُہ تو اب بھی ترقی کرتی جارہی ہے۔ انہیں احمدیت کے بدترین مخالف مولوی ظفر علی صاحب کا وُہ مضمون ملاحظہ کرنا چاہیے جو انہوں نے ۳۰ اگست کے "زمیندار" میں "مسیحیت کا جنازہ" کے عنوان سے لکھا ہے۔ اور جس میں بتایا ہے۔ کہ عیسائیوں کو کسی مسیح کی تلاش ہے۔ جو ان کے زخم جگر پر پھایا رکھے۔ مگر انہیں کلیسائے عیسوی کے قسیسوں میں ایسا کوئی مسیح نظر نہیں آتا۔ اور پھر لکھا ہے کہ جس حقیقت کبریٰ کو عریاں دیکھنے کے لئے یورپ بے تاب ہے۔ اور جس کا پتہ نہ کلیساؤں میں ملتا ہے۔ نہ ڈکٹیٹروں کے صنم خانوں میں اسے جلوہ نما ہُوئے تیرہ صدیاں گزر چکی ہیں۔

مگر یہ کہہ دینے سے عیسائی دُنیا کو کیا فائدہ پہونچ سکتا ہے فائدہ پہنچنا تو الگ رہا۔ ان تک یہ آواز بھی نہیں پہونچ سکے گی۔ پھر جبکہ یہ تسلیم کرلیا گیا ہے۔ کہ عیسائیت کا جنازہ نکل چکا ہے۔ اور وُہ جنازہ "زمیندار" اپنے کندھوں پر اٹھا کر ہندوستان کے طول و عرض میں پھرا چکا ہے۔ نیز وُہ یہ بھی کہتا ہے کہ عیسائی دُنیا کو جس چیز کی تلاش تھی۔ وُہ اسے اسلام میں ہی مل سکتی ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ وُہ اور اس کے ہم خیال مسلمان کہلانے والے عیسائی دُنیا کے سامنے اسلام

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

عقائدِ احمدیہ پر حلفی بیان

ایک صاحب کو جنہوں نے عقائد احمدیہ پر حلفی بیان کا مطالبہ کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل جواب لکھایا۔

مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا۔ بجواب گزارش تحریر ہے۔ کہ کسی شخص کا قسم کھالینا۔ کہ تم میری بات مان لو۔ تو میں تمہارا عذاب جھیل لوں گا کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ اگر اس قسم کی قسموں سے لوگ عذابوں سے بچ سکتے ہیں۔ تو انبیاء کے سب مخالف عذاب سے بچ جائیں گے۔ کیونکہ عام طور پر انبیاء کے مخالفین اپنے پیروؤں کو ہدایت سے روکنے کے لئے قسمیں کھایا کرتے ہیں۔ ہاں اگر آپ کا مطالبہ یہ ہو۔ کہ میں قسم کھا کر آپ کے سامنے یہ اظہار کروں۔ کہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عقائد کو سچا سمجھتا ہوں۔ تو اس کے لئے میں ہر وقت تیار ہوں۔ چنانچہ ذیل میں میں اپنا قسمیہ اظہار کرتا ہوں۔

(۱) میں مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ ساکن قادیان ولد مرزا غلام احمد صاحب مدعی ماموریت اللہ تعالےٰ کی قسم کھا کر جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اور جس کی جھوٹی قسم کھانا انسان کو روحانی اور جسمانی ہلاکت میں ڈال دیتا ہے اور ناقابل برداشت عذابوں میں مبتلا کرتا ہے۔ کہتا ہوں۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب میرے یقین اور ایمان کے مطابق بلاشک وشبہ مسیح موعود اور مہدی مسعود تھے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مستفیض ہو کر مقام نبوت پر فائز ہوئے تھے۔ اگر میں اس دعوے میں جھوٹا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ کا وہ وعید جو جھوٹوں کے لئے مقرر ہے۔ مجھ پر نازل ہو۔

(۲) میں یہ یقین رکھتا ہوں۔ کہ قرآن کریم کی رو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسی نبوت کا اجراء ثابت ہے۔ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اور تعلیم کی ناسخ نہ ہو۔ میں اس بات پر بھی یقین رکھتا ہوں۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام جو موسوی سلسلہ کے ایک نبی تھے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے مبعوث ہوئے تھے۔ قرآن کریم کی رو سے اور تعلیم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رو سے یقینی طور پر وفات پا چکے ہیں۔ اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ اور

(۳) میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ آنحضرت صلعم نے آخری فتنہ کے زمانہ میں جس جماعت کو ناجی قرار دیا ہے۔ وہ جماعت احمدیہ ہے۔

(۴) مجھے کامل یقین ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے جن امور کا دعوےٰ کیا ہے۔ وہ قطعی یقینی اور بے ریب ہیں۔ بلکہ اس سے بڑھ کر مجھے یقین ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود نے کوئی دعوےٰ خدا تعالےٰ کے اذن اور حکم کے بغیر نہیں کیا۔

(۵) میں اس بات پر بھی یقین رکھتا ہوں۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کا انکار محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دعوےٰ کے انکار کا مستوجب ہے۔ باقی امور جو آپ نے لکھے ہیں۔ وہ اصولی نہیں ہیں۔ ان کے جوابات میں الگ لکھواتا ہوں۔ اور وہ یہ ہیں۔

اول۔ میرا یہ یقین ہے۔ کہ جس قسم کی نبوت کا دعویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا تھا۔ ایسی نبوت کا دروازہ قیامت تک کھلا ہے۔ لیکن چونکہ میں نہیں جانتا۔ کہ قیامت کب آنے والی ہے۔ میں اس بات پر قسم نہیں اٹھا سکتا۔ کہ آپ کے بعد ضرور کوئی نبی مبعوث ہوگا۔

دوم۔ میں اس بات پر بھی یقین رکھتا ہوں۔ کہ نجات اللہ تعالےٰ کے فضل سے وابستہ ہے۔ اور یہ بھی یقین رکھتا ہوں۔ کہ یہ فضل اس زمانہ میں حضرت مرزا صاحب کی بیعت سے حاصل ہوتا ہے۔ لیکن یہ میں ہرگز نہیں کہہ سکتا۔ کہ آپ کی بیعت کے بغیر کوئی شخص نجات نہیں حاصل کر سکتا۔ آپ کی بیعت نہ کرنا ایک شدید گناہ ہے۔ اور انسان کو مستوجب سزا بناتا ہے۔ لیکن آقا کو کلی اختیار ہے۔ کہ اپنے مجرم کو بخش دے۔ پس میں یہ تو قسم کھا سکتا ہوں۔ کہ ایسا شخص مجرم ہے۔ مگر میں یہ قسم نہیں کھا سکتا۔ کہ ایسے مجرموں میں سے کسی مجرم کو خدا نہیں بخشے گا۔ بالکل ممکن ہے۔ کہ ایسے مجرموں میں سے بعض کو بعض ایسے حالات کے ماتحت جن کا ہمیں علم نہیں۔ اللہ تعالےٰ بخش دے۔ لیکن عام قانون کے خلاف جو بات بھی ہو۔ وہ استثنائی ہوگی۔ کئی سنکھیا کھانے والے قے کر کے بچ بھی جاتے ہیں۔ اب اگر کوئی اس خیال سے کہ بعض سنکھیا کھا کر بچ بھی جاتے ہیں۔ سنکھیا کھالے تو ساری دنیا اسے احمق کہے گی۔ پس میں اس بات پر تو قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ قیامت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اتباع میں ہی نصرت اور تائید ہوگی۔ لیکن میں قطعی طور پر یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ قیامت کس رنگ کی ہوگی۔ اور نہ میں یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ جماعت احمدیہ اسی صورت میں قیامت تک قائم رہے گی۔ بالکل ممکن ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں کسی زمانہ میں خرابی پیدا ہو۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شاگردوں میں سے کوئی شاگرد اس کی اصلاح کے لئے کھڑا کیا جائے اور اس نبی پر ایمان نہ لانے والے احمدی اسی طرح رد کر کے پھینک دیئے جائیں۔ جس طرح اس زمانہ کے غیر احمدی۔

میں اس بات پر قسم اٹھا سکتا ہوں۔ کہ حضرت مرزا صاحب کو ان معنوں میں مراق کا مرض نہ تھا۔ کہ آپ کے ہوش وحواس پر کوئی اثر پڑا ہو۔ اور عقل میں کوئی کمی آگئی ہو۔ میرا تجربہ میرا مشاہدہ۔ میرا ایمان اور میرا یقین اس بات پر شاہد ہے۔ کہ وہ بہترین دل ودماغ رکھنے والے آدمی تھے۔ جنون کی کوئی قسم اور کوئی رنگ۔ ان میں نہ پائی جاتی تھی۔ بلکہ وہ جنون کا علاج کرنے والے تھے۔ لیکن یہ صحیح بات ہے۔ کہ معدے کی کمزوری کا مرض جس کو طبی طور پر مراق کی ابتدائی حالت کہا جا سکتا ہے اور یہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق تھا۔ ان کے کاموں کو دیکھ کر۔ ان کی کتب کو پڑھنے کے بعد جو شخص ان کے متعلق مراق یا جنون کا خیال رکھتا ہے۔ میرے نزدیک تو ہر غیر متعصب انسان اسے خود پاگل خیال کرے گا۔ مجھے یہ یقین ہے۔ کہ آپ کی یہ دونوں بیماریاں یعنے ذیابیطس سے مشابہ بیماری کثرت بول اور دوران سر اور معدے کی تکلیف یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمودہ پیشگوئی کے مطابق تھیں۔

مجھے یقین کامل ہے۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی پیشگوئیاں اور الہامات صادق اور خدا تعالیٰ کی طرف سے تھے۔

مرزا محمود احمد

امام جماعت احمدیہ

احمدیت کے متعلق مضمون

معجزۂ احیاءِ موتیٰ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اللہ تعالیٰ کی صفتِ شفاء کا جلوہ

انسانی زندگی کی ناپائیداری

اللہ تعالیٰ کی ان صفات میں سے جنکا تعلق مخلوق کے ساتھ ہے۔ ایک صفت جس کی ہر لمحہ انسان کو ضرورت واحتیاج ہے۔ صفت شفاء ہے۔ کون نہیں جانتا۔ کہ انسان نہایت کمزور ہے۔ ایک لمحہ تندرست ہے۔ تو دوسرے لمحہ بیمار۔ ایک ساعت راحت وآرام سے ہمکنار ہے۔ تو دوسری ساعت تکلیف ومصیبت کا شکار۔ بہت دفعہ دیکھا گیا ہے کہ ایک شخص اچھا بھلا ہوتا ہے۔ کسی کے وہم وگمان میں بھی نہیں آتا۔ کہ اسے عنقریب کوئی تکلیف پہنچنے والی ہے۔ کہ اچانک وہ بیمار ہوجاتا ہے۔ یا کوئی اتفاقی حادثہ ایسا پیش آجاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں تھوڑے ہی وقفہ میں راہئ ملک عدم ہوجاتا ہے۔ وبا کے دنوں میں کئی مضبوط وتوانا اشخاص آتنی جسلد دام ہلاکت میں گرفتار ہوجاتے ہیں۔ کہ تیمار دار ہاتھ ملتے رہ جاتے ہیں

حقیقی چارہ گر صرف خدا ہی ہے

یہ تمام تغیرات جہاں انسانی زندگی کی ناپائیداری کی بیّن دلیل ہیں۔ اور جہاں ان سے یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ ایک اور عظیم الشان ہستی کے قبضۂ تصرف میں سب انسانوں کی زندگی ہے۔ وہاں اس بات کا بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ صرف خدا ہی ہے۔ جو حقیقی چارہ ساز، چارہ گر ہے۔ وہی دکھوں کی دوا اور بیماریوں کا علاج کرنے والا ہے۔ وہی بیکسوں کا حامی اور مریضوں کے لئے شافی ہے۔ اسی لئے جہاں دوائیں بیکار ہوجاتی ہیں۔ جہاں طبیب مایوس ہوجاتے ہیں۔ جہاں ڈاکٹر علاج سے کنارہ کر جاتے ہیں۔ اور جہاں تیماردار بھی رو دھو کر مریض کے متعلق یہ یقین کر لیتے ہیں۔ کہ اب وہ کوئی دم کا مہمان ہے۔ وہاں اگر کوئی ہستی اس طرح جلوہ دکھا سکتی ہے۔ کہ مردے کو زندہ کردے۔ اور موت کو حیات سے بدل دے۔ تو وہ رب العالمین ہی کی ذات مستجمع جمیع صفاتِ حسنہ ہے۔

اسلام اور صفتِ شفاء

یہی وجہ ہے۔ اسلام صفت شفا کو حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مونہہ کا یہ پیارا قول قرآن مجید میں موجود ہے۔ کہ اذا مرضت فھو یشفین۔ یعنی جب میں بیمار ہوتا ہوں۔ تو خدا مجھے شفا دیتا ہے۔ اس میں مرض کا انتساب اپنی طرف ہے۔ اور شفاء کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

مسبب الاسباب سے عوام کی بے اعتنائی

جب مریضوں کو شفا دینا خدا تعالیٰ کی ایک عظیم الشان صفت ہے۔ تو لازماً اس کا ظہور بھی ایسے طریق پر ہونا چاہیئے کہ انسان حق الیقین کے طور پر دیکھ لیں۔ کہ خدا ہی شافی مطلق اور چارہ ساز بیکساں ہے۔ کیونکہ جب بیماریوں میں اطباء کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ تو بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ کوتاہ بین انسان خیال کرتا ہے۔ کہ فلاں طبیب نے شفا دی۔ یا فلاں دوائی سے فائدہ ہوا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ دوائی جس سے فائدہ ہوا۔ اس کو خدا نے ہی شفا کا ذریعہ بنایا۔ اور وہ طبیب جس نے علاج کیا اس کے دل میں یہ القاء خدا نے ہی کیا۔ کہ مریض کو فلاں دوائی استعمال کرائی جائے۔ لیکن کوتاہ بین انسان ظاہری اسباب پر نظر ڈالتا ہوا اصل سے روگردانی کرتا ہے۔ اور اسباب کو باا‌ثر سمجھتا ہوا مسبب سے۔ مونہہ پھیرتا ہے۔ لوگوں کو اس دھوکہ سے نکالنے کے لئے خدا تعالیٰ بعض اوقات اپنے کسی برگزیدہ بندہ کے ذریعہ اپنی قدرت کا ایسا کرشمہ دکھاتا ہے۔ کہ اسباب کا بے حقیقت ہونا۔ اور صرف خدا تعالیٰ کی صفت شفا بخشی کا جلوہ گر ہونا ثابت ہوجاتا ہے۔

مسیح موعودؑ کی بعثت

موجودہ زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اپنی تمام صفات کا اظہار کیا۔ تو اپنی صفت شفا کا بھی جلوہ دکھایا ایسا جلوہ کہ جن لوگوں نے اپنی آنکھوں سے غفلت کا پردہ ہٹا کر اور اپنے کانوں کو حق کے سننے کے قابل بنا کر اس کی طرف توجہ کی۔ ان کے دلوں میں یہ بات پورے وثوق کے ساتھ گڑ گئی۔ کہ واقعی خدا ایک ایسی زندہ ہستی ہے۔ جو خطرناک سے خطرناک بیماری سے شفاء عطا کرسکتا ہے۔ اور موت کی آغوش میں پہنچے ہوئے مریض کو زندہ کرسکتا ہے۔ اس کے متعلق چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں

دیوانے کتے کے کاٹے مریض کی شفایابی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ایک لڑکا عبدالکریم ریاست حیدرآباد دکن سے قادیان تعلیم حاصل کرنے کے لئے آیا ہوا تھا۔ اسے دیوانے کتے نے کاٹ لیا۔ اسے کسولی علاج کے لئے بھیجا گیا۔ لڑکا علاج کرانے کے بعد واپس آگیا۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد اسے دیوانگی کا دورہ ہوگیا۔ اور گلے کے تشنج خوف کی زیادتی نیند کے اڑ جانے اور جنون کے انتہا کو پہنچ جانے کی وجہ سے جبکہ وہ تیمارداروں کو مارنے اور کاٹنے کو دوڑتا تھا۔ اس کی حالت سخت نازک ہوگئی۔ اس وقت کسولی تار دیا گیا کہ اب کوئی علاج بتائیے۔ مگر تار کا جواب یہ آیا۔ کہ افسوس عبدالکریم کے لئے کچھ نہیں کیا جاسکتا۔ چونکہ وہ لڑکا دور سے آیا تھا۔ اور خیال تھا۔ کہ اگر بیماری سے فوت ہوگیا۔ تو وہاں کے لوگوں پر اثر پڑے گا۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی شفایابی کے لئے دعا کی۔ تب وہ لڑکا جو صرف چند گھنٹوں کا مہمان تھا۔ اور جس کے لئے انسانی دسترس میں کوئی علاج نہ تھا۔ آپ کی دعا سے صحت یاب ہوگیا۔ ڈاکٹروں کا یہ فیصلہ ہے کہ دیوانہ کتے کے کاٹے کو جب مرض کا دورہ شروع ہوجائے تو پھر اس کا کوئی علاج نہیں۔ اور کسی صورت میں اسے موت کے مونہہ سے نہیں بچایا جاسکتا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر خدا نے یہ عظیم الشان معجزہ دکھلایا۔ اور بیماری کے سخت دورہ کے بعد اس لڑکے کو شفا دیدی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی میں اس واقعہ کا اس طرح ذکر فرمایا ہے۔

"پانچواں نشان جو ان دنوں میں ظاہر ہوا۔ وہ ایک دعا کا قبول ہونا ہے۔ جو درحقیقت احیاء موتے میں داخل ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ عبدالکریم نام ولد عبدالرحمٰن ساکن حیدرآباد دکن ہمارے مدرسہ میں ایک لڑکا طالب العلم ہے۔ قضاء قدر سے اس کو سگِ دیوانہ کاٹ گیا۔ ہم نے اس کو معالجہ کے لئے کسولی بھیج دیا۔ چند روز تک اس کا کسولی میں علاج ہوتا رہا۔ پھر وہ قادیان میں واپس آیا۔ تھوڑے دن گذرنے کے بعد اس میں وہ آثار دیوانگی کے ظاہر ہوئے جو دیوانہ کتے کے کاٹنے کے بعد ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ اور پانی سے ڈرنے لگا۔ اور خوفناک حالت پیدا ہوگئی۔ تب اس غریب الوطن عاجز کے لئے میرا دل سخت بے قرار ہوا اور دعا کے لئے ایک خاص توجہ پیدا ہوگئی ہر ایک شخص سمجھتا تھا۔ کہ وہ غریب چند گھنٹہ کے بعد مر جائے گا ناچار اس کو بورڈنگ سے باہر نکال کر ایک الگ مکان میں دوسروں سے علیحدہ ہر ایک احتیاط سے رکھا گیا۔ اور کسولی کے انگریز ڈاکٹروں کی طرف تار بھیج دی۔ اور پوچھا گیا۔ کہ اس حالت میں اس کا کوئی علاج بھی ہے۔ اس طرف سے بذریعہ تار جواب آیا۔ کہ اب اس کا کوئی علاج نہیں۔ مگر اس غریب اور بے وطن

لڑکے کے لئے میرے دل میں بہت توجہ پیدا ہوگئی۔ اور میرے دوستوں نے بھی اس کے لئے دعا کرنے کے لئے بہت ہی اصرار کیا۔ کیونکہ اس غربت کی حالت میں وہ لڑکا قابل رحم تھا۔ اور نیز دل میں یہ خوف پیدا ہوا۔ کہ اگر وہ مر گیا۔ تو ایک بُرے رنگ میں اس کی موت شماتت اعداء کا موجب ہوگی۔ تب میرا دل اس کے لئے سخت درد اور بیقراری میں مبتلا ہوا اور خارق عادت توجہ پیدا ہوئی۔ جو اپنے اختیار سے پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ محض خدا تعالےٰ کی طرف سے پیدا ہوتی ہے اور اگر پیدا ہو جائے۔ تو خدا تعالےٰ کے اذن سے وہ اثر دکھاتی ہے۔ کہ قریب ہے کہ اس سے مردہ زندہ ہو جائے۔ غرض اس کے لئے اقبال علی اللہ کی حالت میسر آگئی۔ اور جب وہ توجہ انتہا تک پہنچ گئی۔ اور درد نے اپنا پورا تسلط میرے دل پر کر لیا تب اس بیمار پر جو درحقیقت مردہ تھا۔ اس توجہ کے آثار ظاہر ہونے شروع ہوگئے۔ اور یا تو وہ پانی سے ڈرتا اور روشنی سے بھاگتا تھا۔ اور یا یک دفعہ طبیعت نے صحت کی طرف رُخ کیا۔ اور اس نے کہا کہ اب مجھے پانی سے ڈر نہیں آتا۔ تب اس کو پانی دیا گیا۔ تو اس نے بغیر کسی خوف کے پی لیا۔ بلکہ پانی سے وضو کر کے نماز بھی پڑھ لی۔ اور تمام رات سوتا رہا۔ اور خوفناک اور وحشیانہ حالت جاتی رہی۔ یہاں تک کہ چند روز تک بکلی صحت یاب ہوگیا۔ میرے دل میں فی الفور ڈالا گیا۔ کہ یہ دیوانگی کی حالت جو اس میں پیدا ہو گئی تھی۔ یہ اس لئے نہیں تھی کہ وہ دیوانگی اس کو ہلاک کرے۔ بلکہ اس لئے تھی۔ کہ تا خدا کا نشان ظاہر ہو۔ اور تجربہ کار لوگ کہتے ہیں۔ کہ کبھی دنیا میں ایسا دیکھنے میں نہیں آیا۔ کہ ایسی حالت میں کہ جب کسی کو دیوانے کتے نے کاٹا ہو۔ اور دیوانگی کے آثار ظاہر ہوگئے ہوں۔ پھر کوئی شخص اس حالت سے جانبر ہو سکے۔ اور اس سے زیادہ اس بات کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ جو ماہر اس فن کے کسولی میں گورنمنٹ کی طرف سے سگ گزیدہ کے علاج کے لئے ڈاکٹر مقرر ہیں۔ انہوں نے ہمارے تار کے جواب میں صاف لکھ دیا۔ کہ اب کوئی علاج نہیں ہو سکتا۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۶)

میاں عبد الرحیم خاں کی صحتیابی

اسی طرح کے ایک اور نشان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

"سردار نواب محمد علی خاں صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کا لڑکا عبد الرحیم خان ایک شدید محرقہ تپ کی بیماری سے بیمار ہو گیا تھا۔ اور کوئی صورت جان بری کی دکھائی نہیں دیتی تھی۔ گویا مردہ کے حکم میں تھا۔ اس وقت میں نے اس کے لئے دُعا کی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ تقدیر مبرم کی طرح ہے۔ تب میں نے جناب الٰہی میں عرض کی۔ یا الٰہی میں اس کے لئے شفاعت کرتا ہوں۔ اس کے جواب میں خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ من ذالذی یشفع عندہ الا باذنہ یعنی کس کی مجال ہے۔ کہ بغیر اذن الٰہی کے کسی کی شفاعت کر سکے۔ تب میں خاموش ہو گیا۔ بعد اس کے بغیر توقف کے یہ الہام ہوا۔ انک انت المجاز یعنی تجھے شفاعت کرنے کی اجازت دی گئی۔ تب میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے دعا کرنی شروع کی۔ تو خدا تعالےٰ نے میری دعا قبول فرمائی۔ اور لڑکا گویا قبر میں سے نکل کر باہر آیا۔ اور آثار صحت ظاہر ہوئے۔ اور اس قدر لاغر ہو گیا تھا۔ کہ مدت دراز کے بعد وہ اپنے اصلی بدن پر آیا۔ اور تندرست ہو گیا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۹)

سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب مدراسی کا اچھا ہونا

سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب مدراسی کے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اسی قسم کا معجزہ ظاہر ہوا۔ آپ رقم فرماتے ہیں

"میرے ایک صادق دوست اور نہایت مخلص جنکا نام ہے سیٹھ عبد الرحمٰن تاجر مدراس۔ ان کی طرف سے ایک تار آیا۔ کہ وہ کاربنکل یعنے سرطان کی بیماری سے جو کہ ایک مہلک پھوڑا ہوتا ہے۔ بیمار ہیں۔ چونکہ سیٹھ صاحب موصوف اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں۔ اس لئے ان کی بیماری کی وجہ سے بڑا فکر اور بڑا تردد ہوا۔ قریباً نو بجے دن کا وقت تھا۔ کہ میں غم اور فکر میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ یک دفعہ غنودگی ہو کر میرا سر نیچے کی طرف جھک گیا۔ اور معاً خدائے عزوجل کی طرف سے وحی ہوئی "آثار زندگی" بعد اس کے ایک اور تار مدراس سے آیا۔ کہ حالت اچھی ہے کوئی گھبراہٹ نہیں لیکن پھر ایک اور خط آیا۔ کہ جو ان کے بھائی صالح محمد مرحوم کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا۔ جس کا یہ مضمون تھا۔ کہ سیٹھ صاحب کو پہلے اس سے ذیابیطس کی بھی شکائت تھی۔ چونکہ ذیابیطس کا کاربنکل اچھا ہونا قریباً محال ہے۔ اس لئے دوبارہ غم اور فکر نے استیلا کیا۔ اور غم انتہا تک پہنچ گیا۔ اور یہ غم اس لئے ہوا کہ میں نے سیٹھ عبد الرحمٰن کو بہت ہی مخلص پایا تھا۔ اور انہوں نے عملی طور پر اپنے اخلاص کا اول درجہ پر ثبوت دیا تھا۔ اور محض دلی خلوص سے ہمارے لنگر خانہ کے لئے کئی ہزار روپیہ سے مدد کرتے رہے تھے۔ جس میں بجز خوشنودیٔ خدا کے اور کوئی مطلب نہ تھا۔ اور وہ ہمیشہ صدق اور اخلاص کے تقاضا سے ماہواری ایک رقم کثیر ہمارے لنگر خانہ کے لئے بھیجا کرتے تھے اور اس قدر محبت سے بھرا ہوا اعتقاد رکھتے تھے۔ کہ گویا محبت اور اخلاص میں محو تھے۔ اور ان کا حق تھا۔ کہ ان کے لئے بہت دعا کی جائے۔ آخر دل نے ان کے لئے نہایت درجہ جوش مارا۔ جو خارق عادت تھا۔ اور کیا رات اور کیا دن میں نہایت توجہ سے دعاؤں میں لگا رہا۔ تب خدا تعالےٰ نے بھی خارق عادت نتیجہ دکھلایا اور ایسی مہلک مرض سے سیٹھ صاحب کو نجات بخشی۔ گویا ان کو نئے سرے سے زندہ کیا۔ چنانچہ وہ خط میں لکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے آپ کی دعا سے ایک بڑا معجزہ دکھلایا۔ ورنہ زندگی کی کچھ بھی امید نہ تھی۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۲۵) یہ ان نشانات میں سے چند بطور مشتے نمونہ از خروارے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متبعین میں ظاہر ہوئے۔ اب یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات میں بھی خدا تعالےٰ نے اس صفت شفا کا کامل نمونہ دکھلایا۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں۔

قولنج زحیری

"ایک مرتبہ میں قولنج زحیری سے سخت بیمار ہوا۔ اور سولہ دن پاخانہ کی راہ سے خون آتا رہا۔ اور سخت درد تھا۔ جو بیان سے باہر ہے۔ انہیں دنوں میں شیخ رحیم بخش صاحب مرحوم مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب کے والد ماجد بٹالہ سے میری عیادت کے لئے آئے۔ اور میری نازک حالت انہوں نے دیکھی۔ اور میں نے سنا۔ کہ وہ بعض لوگوں کو کہہ رہے تھے۔ کہ آج کل یہ مرض وبا کی طرح پھیل رہی ہے۔ بٹالہ میں ابھی میں ایک جنازہ پڑھ کر آیا ہوں۔ جو اسی مرض سے فوت ہوا ہے۔ اور ایسا اتفاق ہوا۔ کہ محمد بخش نام ایک حجام قادیان کا رہنے والا اسی دن اس مرض سے بیمار ہوا۔ اور آٹھویں دن مر گیا۔ اور جب سولہ دن میرے مرض پر گذرے۔ تو آثار نومیدی ظاہر ہو گئے۔ اور میں نے دیکھا کہ بعض عزیز میرے دیوار کے پیچھے روتے تھے۔ اور مسنون طور پر تین مرتبہ سورۃ یٰسین سنائی گئی۔ جب میری مرض اس نوبت پر پہنچ گئی تو خدا تعالےٰ نے میرے دل پر القا کیا کہ اب علاج چھوڑ دو۔ اور دریا کی ریت جس کے ساتھ پانی بھی ہو تسبیح اور درود کیساتھ اپنے بدن پر ملو تب بہت جلدی دریا سے ایسی ریت منگوائی گئی۔ اور میں نے اس کلمہ کے ساتھ کہ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم اور درود شریف کے ساتھ اس ریت کو ملنا شروع کیا۔ ہر ایک دفعہ جو جسم پر وہ ریت پہنچتی تھی۔ تو گویا میرا بدن آگ میں سے نجات پاتا تھا صبح تک وہ تمام مرض دور ہو گئی۔ اور صبح کے وقت الہام ہوا۔ وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بشفاء من مثلہٖ" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳۴)

دردِ دندان

پھر فرماتے ہیں، "ایک دفعہ مجھے دانت میں سخت درد ہوئی۔ ایک دم قرار نہ تھا۔ کسی شخص سے میں نے دریافت کیا۔ کہ اسکا کوئی علاج بھی ہے۔ اس نے کہا کہ علاج دندان اخراج دندان۔ اور دانت نکالنے سے میرا دل ڈرا۔ تب اسوقت مجھے غنودگی آگئی۔ اور میں زمین پر بے بیتابی کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور چارپائی پاس بچھی تھی۔ میں نے بیتابی کی حالت میں اس چارپائی کی پائنتی پر اپنا سر رکھ دیا۔ اور تھوڑی سی نیند آگئی۔ جب میں بیدار ہوا۔ تو درد کا نام و نشان نہ تھا۔ اور زبان پر یہ الہام جاری تھا۔ اذا مرضت فھو یشفی۔ یعنے جب تو بیمار ہوتا ہے۔ تو وہ تجھے شفا دیتا ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳۵)

اسفل حصۂ بدن کا بحس ہونا

اسی قسم کا ایک اور واقعہ ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"۲۵ اگست ۱۸۹۷ء کو ایک دفعہ نصف حصہ اسفل بدن کا میرا بے حس ہوگیا۔ اور ایک قدم چلنے کی طاقت نہ رہی اور چونکہ میں نے یونانی طبابت کی کتابیں سبقاً سبقاً پڑھی تھیں اس لئے مجھے خیال گذرا کہ یہ فالج کی علامات ہیں۔ ساتھ ہی سخت درد تھی۔ دل میں گھبراہٹ تھی کروٹ بدلنا مشکل تھا رات کو جب میں بہت تکلیف میں تھا۔ تو مجھے شماتتِ اعداء کا خیال آیا مگر محض دین کے لئے نہ کسی اور امر کے لئے تب میں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ موت تو ایک امر ضروری ہے۔ مگر تو جانتا ہے کہ ایسی موت اور بے وقت موت میں شماتتِ اعداء ہے۔ تب مجھے تھوڑی سی غنودگی کے ساتھ الہام ہوا۔ ان اللّٰہ علیٰ کل شیءٍ قدیر ان اللّٰہ لا یخزی المومنین۔ یعنی خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ اور خدا مومنوں کو رسوا نہیں کیا کرتا۔ پس اسی خدائے کریم کی مجھے قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور جو اس وقت بھی دیکھ رہا ہے کہ میں اس پر افترا کرتا ہوں یا سچ بولتا ہوں۔ کہ اس الہام کے ساتھ ہی شاید آدھ گھنٹہ تک مجھے نیند آگئی۔ اور پھر ایک دفعہ جب آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ مرض کا نام و نشان نہیں رہا۔ تمام لوگ سوتے ہوئے تھے اور میں اٹھا۔ اور امتحان کے لئے چلنا شروع کیا تو ثابت ہوا کہ میں بالکل تندرست ہوں۔ تب مجھے اپنے قادر خدا کی قدرت عظیم کو دیکھ کر رونا آیا کہ کیسا قادر ہمارا خدا ہے اور ہم کیسے خوش نصیب ہیں کہ اس کی کلام قرآن شریف پر ایمان لائے۔ اور اس کے رسول کی پیروی کی۔ اور کیا بدنصیب وہ لوگ ہیں جو اس ذوالعجائب خدا پر ایمان نہیں لاتے۔"

(حقیقت الوحی صفحہ ۲۳۴)

یہ وہ غیر معمولی شفا کے نشانات ہیں جو خدا پر زندہ ایمان پیدا کرتے ہیں۔ اور جن سے پتہ چلتا ہے کہ خدا دنیا کی تمام چیزوں اور انسانی موت و حیات پر کامل غلبہ و اقتدار رکھتا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کا شافی ہونا بھی ثابت کیا۔

مخالفین کو چیلنج

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اور طرح بھی اسے ثابت کیا۔ چنانچہ آپ نے تمام دنیا کو چیلنج کیا۔ کہ:۔

"میرے مخالف منکروں میں سے جو شخص اشد مخالف ہو اور مجھ کو کافر اور کذاب سمجھتا ہو وہ کم سے کم دس نامی مولوی صاحبوں یا دس نامی رئیسوں کی طرف سے منتخب ہو کر اس طور سے مجھ سے مقابلہ کرے۔ جو دو سخت بیماروں پر ہم دونوں اپنے صدق و کذب کی آزمائش کریں۔ یعنی اس طرح پر کہ دو خطرناک بیمار لے کر جو جدا جدا بیماری کی قسم میں مبتلا ہوں۔ قرعہ اندازی کے ذریعہ سے دونوں بیماروں کو اپنی اپنی دعا کے لئے تقسیم کریں۔ پھر جس فریق کا بیمار بکلی اچھا ہو جائے یا دوسرے بیمار کے مقابل پر اس کی عمر زیادہ کی جائے وہی فریق سچا سمجھا جائے یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور میں پہلے سے اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر بھروسہ کر کے یہ خبر دیتا ہوں کہ جو بیمار میرے حصہ میں آوے گا۔ یا تو خدا اس کو بکلی صحت دے گا اور یا بہ نسبت دوسرے بیمار کے اس کی عمر بڑھا دے گا اور یہی امر میری سچائی کا گواہ ہوگا۔ اور اگر ایسا نہ ہوا۔ تو پھر یہ سمجھو۔ کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں"

(چشمۂ معرفت ٹائیٹل پیج)

مگر اس مقابلہ کے لئے کوئی شخص تیار نہ ہوا۔ اور اس طرح علیٰ رؤس الاشہاد ثابت ہوگیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدائے برتر و توانا کے فرستادہ اور اس کے راستباز رسول ہیں۔ خدا آپ کے ذریعہ ظاہر ہوا۔ اور آپ اس کے فضل کے نتیجہ میں مبعوث ہوئے۔ اسی امر کی طرف خدا نے اس الہام میں بھی ارشاد فرمایا تھا۔ انت منی وانا منک۔

ماہواری تبلیغی نقشہ اور احمدی جماعتیں

مجھے یہ بات معلوم کر کے بہت افسوس ہوا ہے۔ کہ سوائے معدودے چند جماعتوں کے باقی سب جماعتیں نقشہ تبلیغ بھیجنے میں تساہل سے کام لیتی ہیں اور بعض جماعتوں کی طرف سے مدت ہوئی کبھی ایک آدھ نقشہ بھی موصول نہیں ہوا۔ یہ تو ممکن نہیں۔ کہ کوئی احمدی جماعت تبلیغ سے غافل ہو۔ کیونکہ ہم احمدیوں کے لئے تبلیغ ایسی ہی ہے۔ جیسا کہ مچھلی کے لئے پانی۔ لیکن جب تک دفتر میں کسی جماعت کے تبلیغی کارنامے نہ پہنچائے جائیں۔ کسی کو ان سے کیا اطلاع ہو سکتی ہے۔ پھر یہ تبلیغی نقشہ ماہوار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے اور دعا کی درخواست کی جاتی ہے نیز "الفضل" میں اس کی اشاعت کرائی جاتی ہے۔ جن جماعتوں کی طرف سے رپورٹ نہیں آتی۔ ان کی نسبت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں نظارت کو لکھنا پڑتا ہے۔ اس غفلت کے جوابدہ صرف سکرٹریان تبلیغ ہی نہیں۔ بلکہ امرا اور نائب مہتممان تبلیغ بھی اس سے بچ نہیں سکتے۔ ان پر ایک بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ امید ہے کہ جماعتیں اپنی اپنی جماعت کا نقشہ تبلیغ ماہواری جلد دفتر میں پہنچا دینگی۔ ورنہ نہ بھیجنے والی جماعتوں کی رپورٹ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں کرنی پڑیگی۔ احباب کو اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے آئندہ شکایت کا موقع نہ دینا چاہیئے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان)

تمدن اسلام

بے پردگی اور اقوام یورپ و ہند

عورتوں کو کھلے بندوں غیر مردوں کے ساتھ اختلاط اور میل جول کی ممانعت کا جو حکم اسلام نے دیا ہے۔ یہ دراصل اہلی زندگی اور Domestic life کی خوشگواری اور آسودگی کی جڑ ہے۔ جن اقوام نے اسے نظر انداز کیا۔ اور عورتوں کو بلا روک ٹوک غیر مردوں میں آنے جانے اور تعلقات رکھنے کی اجازت دینا انسانی مساوات کا اقتضاء قرار دیا۔ وہ آج زبان حال سے پکار پکار کر اس سے باز رہنے کا مشورہ دے رہی اور من نکردم شما حذر بکنید کا شور مچا رہی ہیں۔

مخالفین پردہ آستانۂ اسلام پر

قومی امراض کے طبیب اور قومی برائیوں کے معالج آج ان تمام خرابیوں کا جو پردہ نسواں کے ضروری اور مطابق فطرت حکم کی خلاف ورزی کی وجہ سے پیدا ہوئی ہیں۔ سوائے اس کے اور کوئی حل نہیں دیکھتے۔ کہ اسلام کے آستانہ پر اپنے سروں کو جھکا دیں۔ اور عورت کو اس حد سے آگے گزرنے سے روکنے کی کوشش کریں۔ جو اسلام نے مرد و عورت کے فرائض کے متعلق قائم کی ہے۔ اور عورت کو گھر سے نکل کر کاروباری زندگی اختیار کرنے کے بجائے گھر کا انچارج بنانے اور اسی کے ساتھ اپنی تمام سرگرمیوں کو وابستہ کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔

ہٹلر کا حکم

جرمنی کے مطلق العنان حکمران ہٹلر نے حکم دیدیا ہے کہ عورت گھر کا انتظام کرے۔ دفتروں اور کارخانوں میں جا کر کام کرنے کی بجائے بچوں کی نگہداشت کرے ان کی تربیت اعلیٰ طریق پر کرے۔ اور خاوند کو خانگی پریشانیوں اور الجھنوں سے آزاد کر کے اس قابل بنائے۔ کہ وہ اپنی تمام تر توجہ قوم اور ملک کی فلاح اور بہبود کے کاموں پر مرکوز کر سکے۔ اور بطور تحریص اعلان کیا ہے کہ اس جوڑے کے اخراجات گورنمنٹ ادا کرے گی۔ جس میں بیوی اقرار کرے۔ کہ شادی کے بعد وہ گھر سے باہر جا کر ملازمت میں کوئی اور کام نہ کرے گی۔ بلکہ گھر میں رہ کر گھر کا انتظام کرے گی۔ حتیٰ کہ ہٹلر نے سرکاری ملازمتوں میں عورتوں کی بھرتی ممنوع قرار دیدی ہے۔ اسی طرح کے احکام اٹلی کے ڈکٹیٹر مسولینی نے عرصہ سے جاری کر رکھے ہیں جن کا مقصد یہ ہے کہ عورتوں کو دفتروں اور دیگر مردانہ اداروں سے نکال کر گھروں میں رکھا جائے۔

جارج برنارڈ شاہ کا خیال

دیگر یورپین ممالک میں بھی اس امر کو بخوبی محسوس کیا جا رہا ہے

اور تمام بڑے بڑے مفکرین اور مشہور و معروف اشخاص عورتوں کی حد سے بڑھی ہوئی آزادی کے نقصانات کو بخوبی دیکھ رہے ہیں۔ انگلستان کے مشہور ادیب سر جارج برنارڈ شا نے تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ ایک مضمون میں اس حقیقت کا اعلان کیا تھا کہ There is no womanhood in the west یعنی مغرب میں نسوانیت کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہا۔

ایک امریکن سکالر کی رائے

یورپ اور امریکہ میں آج کل "عورتوں کی جگہ گھر میں ہے" کا موضوع بڑے زور سے زیر بحث ہے۔ اور اخبارات میں اس کے خلاف اور موافق مضامین شائع ہو رہے ہیں اس وقت ہمارے سامنے امریکہ کے ایک Sexual Scholar مسٹر سلاس ہنٹ کا ایک مضمون ہے جس میں اس نے لکھا ہے۔ کہ "عورتوں نے فوجوں کی کمان کی ہے۔ حکومتوں کی باگ ڈور سنبھالی ہے۔ اصلاحات منظم کی ہیں۔ اور آرٹ کو ترقی دی ہے۔ انہوں نے یہ سب کام کئے ہیں۔ مگر وہ ان کاموں کے لئے نہیں تھیں۔ عورت نے یہ کام اس وقت کئے جب مرد غافل تھے۔ ورنہ عورت ان کاموں کے لئے پیدا نہیں ہوئی۔ خدا نے اسے گھر کے کام کاج کے لئے پیدا کیا ہے۔ گھر عورتوں سے ہی چلتے ہیں۔ ان کی وجہ سے وہ مسرت کی جگہ ہیں۔ عورتوں کی گھروں کی طرف سے بڑھتی ہوئی لاپرواہی سے امریکہ اور یورپ کے مرد سخت نالاں ہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ اپنے واویلا میں بہت حد تک حق بجانب ہیں۔ واقعی اگر عورتوں نے اپنی حالت کو نہ بدلا۔ اور اپنے اصل کام کی طرف توجہ نہ دی۔ تو یورپ اور امریکہ کے گھروں میں کوئی مسرت نہ رہے گی۔ یورپ کے گھروں کی حالت کو دیکھ کر میں تو اس نتیجہ پر پہونچا ہوں۔ کہ اٹلی کے مسولینی اور جرمنی کے ہٹلر نے عورتوں کو گھروں میں واپس بھیجنے کے لئے جو کچھ کیا ہے۔ وہ قابل تحسین ہے۔ خدا نے عورتوں کو گھروں کے لئے پیدا کیا ہے۔ اور انہیں گھروں میں ہی رہنا چاہیئے"

اغوا نہیں فرار

یورپ کے بعد ہندوستان کے ہندو ہیں۔ جو پردہ کے مخالف اور اسے آزادی نسواں پر ایک کاری ضرب خیال کرتے تھے۔ لیکن اب حالت یہ ہے۔ کہ بے پردگی کے خوفناک نتائج نے تمام اہل الرائے ہندو اصحاب کو بے چین و مضطرب کر رکھا ہے۔ ہندو لڑکیوں کے اغوا کی وارداتیں روز بروز بڑھ رہی ہیں۔ اور ان وارداتوں کے متعلق ہندو اخبارات اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ انہیں اغوا نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ یہ "بظاہر اغوا اور بباطن فراری یا زیادہ موزوں لفظ ان کے لئے عشق ہے"۔ نیز یہ کہ "ایک دو کو چھوڑ کر جتنے بھی ایسے واقعات ہوئے انہیں اغوا نہیں کہا جا سکتا۔ لڑکیاں خود اغوا کنندگان کے ساتھ بھاگ گئیں"۔ (پرتاپ ۱۹ اگست)

ہندو لیڈروں میں بے چینی

غرضیکہ ہندو لڑکیوں کے فرار کے کثرت کے ساتھ واقعات نے ہندو لیڈروں کو بے چین کر رکھا ہے۔ ہندو مہاسبھا کے تازہ اجلاس دہلی میں ایک ریزولیوشن ہندو لڑکیوں کی حفاظت کے متعلق پاس کیا گیا ہے۔ لاہور کے ایک جلسہ میں صدر ہندو مہاسبھا بھائی پرمانند نے تقریر کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا۔ کہ "ہندوؤں کو چاہیئے عورتوں کو پردوں میں بند کر دیں۔ اور تعلیم دینا چھوڑ دیں"۔ اور یہ اضطراب صرف سوشل لیڈروں تک ہی محدود نہیں۔ پولیٹیکل لیڈر بھی اپنی پریشان کن سیاسی مصروفیتوں کے باوجود اس سوال کو نظر انداز نہیں کر رہے۔ چنانچہ مسٹر جیکر نے خصوصیت سے اس طرف توجہ کی ہے۔ اور نہایت محنت اور عرق ریزی سے یہ حقیقت معلوم کی ہے۔ کہ "ہر روز تیس ہندو عورتیں "اغوا" ہو کر مسلمان بن جاتی ہیں"۔ یہ خبر صحیح ہو یا غلط۔ کم سے کم اتنا تو ضرور پتہ دیتی ہے۔ کہ ہندوؤں کے سیاسی لیڈر بھی اس سوال پر اپنی توجہ دینے پر مجبور ہو رہے ہیں

اخبارات میں شور و غوغا

اخبارات بھی اس بارے میں بہت کچھ لکھ رہے ہیں۔ ویر بھارت کے بعض اقتباسات ایک گذشتہ پرچہ میں دیئے جا چکے ہیں۔ اس کے بعد "پرتاپ" میں ایک سلسلہ مضامین شائع ہوا ہے۔ جس میں "پنجاب میں عورتوں کے اغوا کے واقعات کا مطالعہ کرنے کے لئے ہندوؤں کے سامنے ایک اہم سوال" رکھا گیا ہے۔ پرتاپ خود اس سوال کو جس قدر اہمیت دے رہا ہے وہ اس کے ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ "پنجاب میں اس سوال کو ایک live issue بنا دیا جائے گا۔ ہندوؤں میں سنسنی پیدا کر دی جائے گی۔ انہیں ذہن نشین کرا دیا جائے گا۔ کہ ان کی عورتیں جس راستہ پر جا رہی ہیں وہ تباہی کا رستہ ہے۔ انہیں احساس کرا دیا جائیگا۔ کہ ان کی عورتوں میں جو نئی دبا پھیل رہی ہے اس کا نتیجہ سوائے خرابی کے کچھ نہیں"۔

اخبار آریہ مسافر نے بھی اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے اور لکھا ہے۔ کہ "اعتدال سے بڑھ کر ہاتھ پاؤں مارنے سے جہاں طرح طرح کے عوارضات لاحق ہوتے ہیں۔ وہاں آزادی کے نشہ میں سرمست نوجوان اعتدال کی زنجیر کو طوق غلامی خیال کرتے ہیں۔ اور آزادی کے حد سے زیادہ پرستار بنتے ہوئے وہ کچھ کر گزرتے ہیں۔ جس سے اپنے آپ کے لئے بربادی بھی مول لے بیٹھتے ہیں۔ اور سوسائٹی کو بھی کمزور کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ نوجوان مرد ہی نہیں بلکہ عورت نے بھی اب کے چند سالوں سے آزادی کی جانب قدم مارنا شروع کر دیا ہے۔ اور مغرب کی تقلید میں بہتے ہوئے اپنے آپ کو تنگ قوم بنا ڈالا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اغوا کی وارداتیں بڑھ رہی ہیں"۔ (۲۶ اگست)

ان اخبارات نے اغوا کی وارداتوں کو روکنے کے لئے ضروری تجاویز کے موضوع پر بھی خامہ فرسائی کی ہے۔ اور اغوا کے وجوہات کو مفصل و مشرح طور پر بیان کرنے کے بعد بتایا ہے کہ اس خوفناک مرض کا انسداد کس طرح ہو سکتا ہے۔ خرابی کے تمام بواعث وہی ہیں۔ جن سے اسلام نے ایسے ہی خطرناک حالات کی پیدائش کے احتمال کو روکنے کے لئے منع کیا ہے اور علاج بھی وہی ہیں۔ جن پر عمل کرنے کا حکم اسلام نے دیا ہے۔ بہرحال یہ ایک ایمان افروز اور دلچسپ مضمون ہے۔ جسے کسی آئندہ صحبت میں انشاء اللہ العزیز تفصیلاً بیان کیا جائے گا۔

"زمیندار" کی غلط بیانی کی تردید

۱۲ اگست کے اخبار "زمیندار" میں "خرمن مرزا پر تازہ برق" کے عنوان سے کسی شخص ایس کے محمود نامی نے لکھا ہے۔ کہ کلیم اللہ اور کریم خان احمدیت سے تائب ہو کر اسلام میں داخل ہو گئے ہیں۔ یہ بالکل جھوٹ ہے ہر دو شخص خدا کے فضل سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہیں۔ (والسلام۔ ایم کریم خان از شیموگہ)

الفضل کے وی پی آتے ہیں

ان خریداران الفضل کے نام الفضل نمبر ۲۴ مورخہ ۲۳ اگست میں صفحہ ۱۱ پر چھپ چکے ہیں۔ جن کا چندہ ۱۴ ستمبر تک ختم ہو جاتا ہے۔ جن اصحاب کی طرف سے چندہ تاحال بذریعہ منی آرڈر یا محاسب۔ دستی وصول نہیں ہوا۔ نہ ہی کوئی وعدہ آیا ہے ان کے نام ۹ ستمبر کا پرچہ وی پی ہو گا وصول کر کے شکریہ قبول فرمائیں۔ نیز مصلح کے لئے آٹھ ایسے خریداروں کی ضرورت ہے۔ جو نصف قیمت سوا روپیہ دے سکیں۔ اور اردو رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے لئے چھبیس خریداروں کی جو نصف قیمت ڈیڑھ روپیہ ادا کر دیں۔ (مہتمم طبع و اشاعت قادیان)

اندھاپن کی روک تھام کی ضرورت

آنکھوں کی صفائی کے متعلق ضروری ہدایات

(۱)

چونکہ پنجاب میں آنکھوں کی بیماریاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ اس لئے حکومت اس طرف خاص توجہ دے رہی ہے۔ اور کوشش کر رہی ہے۔ کہ لوگوں کو ان ضروری امور سے واقف کرے۔ جو آنکھوں کی صحت و صفائی کے لئے ضروری ہیں۔ اس کے لئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ انسپکٹر جنرل سول ہاسپٹلز پنجاب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں لکھا تھا کہ آپ بھی اس بارے میں ممکن امداد دیں۔ نیز لفٹیننٹ کرنل ڈگ آئی۔ ایم۔ ایس پروفیسر کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور کا شائع کردہ ایک پمفلٹ ارسال کیا۔ جس میں آنکھوں کی تکالیف کے متعلق عام ہدایات درج ہیں۔ نیز عام لوگوں کی راہ نمائی کے لئے آنکھوں کی حفاظت کے متعلق ضروری امور بیان کئے گئے ہیں۔ ہم چند اقساط میں اس ضروری پمفلٹ کا ترجمہ درج اخبار کرنا چاہتے ہیں۔ اور پہلی قسط درج ذیل کرتے ہوئے اپنی جماعت کے لکھے پڑھے اور بااثر لوگوں سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ وہ ان امور کی جو خلق خدا کی بہترین ہمدردی و خیر خواہی پر مشتمل ہیں۔ عام لوگوں میں خوب اشاعت کریں۔ اور انہیں اچھی طرح واقف کریں۔ تاکہ وہ آنکھوں کی بیماریوں سے بچ سکیں۔ مبلغ صاحبان اور دوسرے اصحاب جنہیں عام لوگوں سے بات چیت کرنے کا اکثر موقع ملتا رہتا ہے۔ انہیں خصوصیت سے ان باتوں کی اشاعت کے لئے بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ (ایڈیٹر)

امراض چشم کے کئی نامور ماہرین پنجاب میں گذر چکے ہیں اور کئی ایک اس وقت بھی کام کر رہے ہیں۔ میڈیکل کالج لاہور اور میڈیکل سکول امرتسر میں امراض چشم کی تعلیم لازمی ہے۔ اس لئے آئندہ نسل سے امید کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ اپنے فرائض کو بطور احسن سر انجام دے گی۔ پنجاب میں متعدد ہسپتال موجود ہیں جن میں ڈاکٹر صاحبان آنکھوں کی تمام بیماریوں کا علاج کرتے ہیں۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ امراض چشم کے علاج کا انتظام مکمل ہے۔

ہسپتالوں میں امراض چشم کا علاج

ہندوستان کے ہسپتالوں میں عام طور پر مندرجہ ذیل عوارض کا علاج ہوتا ہے

(۱) موتیا بند اور کالا موتیا کے اپریشن۔ موتیا بند بڑھاپے کی عمر میں ہوتا ہے۔ نہ اسے روکا جا سکتا ہے۔ اور نہ ہی اس کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ "گلاکوما" بڑھاپے سے کچھ عرصہ قبل لاحق ہوتا ہے۔ اور اس کے لئے بھی نہ کوئی قطعی علاج موجود ہے۔ اور نہ کوئی روکنے کی ترکیب۔ ان امراض میں اپریشن صرف بیماری میں تخفیف کا کام دے سکتا ہے۔ ڈاکٹر صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ آنکھ کے سفید حصے میں سوراخ کرنے والے اپریشن کو بہ نسبت مٹیالے رنگ والے دائرہ کو کاٹنے والے اپریشن کے زیادہ رواج دیں۔ (۲) کہنہ کگرے۔ آشوب چشم اور ان کے نتائج مثلاً جالا دھند پڑبال وغیرہ ان بیماریوں کی روک تھام کی جا سکتی ہے لیکن ان کا کوئی علاج نہیں۔ میں یہ تسلیم نہیں کرتا کہ کگروں کا کوئی قطعی علاج موجود ہے۔ (۳) آنکھوں کے زخم جن کے لئے ڈاکٹر سے ہی علاج کرایا جاتا ہے۔ (۴) عینکوں کے متعلق مشورہ

ضروری ہدایت

اس جگہ ایک اور طبی ہدایت کا ذکر کر دیتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ سلور نائٹریٹ کو پانی میں گھول کر آنکھوں میں ڈالنے کی کسی کو اجازت نہ ہونی چاہیئے۔ اور آنکھوں کے لئے پانی میں اس کی ۲ فیصدی سے زیادہ مقدار تو بالکل ممنوع ہو جانی چاہیئے

اندھاپن کے انسداد کی تحریک

پنجاب میں چونکہ امراض چشم کے اپریشن کا انتظام خاطر خواہ ہے۔ اس لئے لوگ خوش ہو کر خاموش بیٹھ گئے ہیں۔ لیکن اپریشن کے ذریعہ سے بیماروں کے دکھ میں صرف ایک حد تک تخفیف ہو سکتی ہے۔ مگر ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہم اندھاپن کی روک تھام کی طرف متوجہ ہوں۔ غالباً آپ صاحبان مسٹر سی۔ جی ایڈرسن صاحب بہادر کے نام سے واقف ہوں گے جنہوں نے باوجود یکہ ڈاکٹر نہ تھے۔ انڈین سول سروس سے ریٹائر ہو کر بمبئی میں نابینوں کی امداد کی تحریک کا آغاز کیا۔ آئیے ہم بھی پنجاب میں اندھاپن کے انسداد کو اپنا لائحہ عمل قرار دیں۔ ہمارے صوبہ میں ڈاکٹر صاحبان اس تحریک کی راہ نمائی کر سکتے ہیں۔

آنکھ کی حفاظت کا قدرتی انتظام

سب سے پہلے ہمیں چاہیئے۔ کہ چند ایک مشہور حقائق پر غور کریں (۱) آنکھ ایک نازک عضو ہے جس کی حفاظت کے لئے قدرت نے خود انتظام کر رکھا ہے۔ پردے جو اسے ڈھانکنے کا کام دیتے ہیں۔ خود بخود عمل کرتے ہیں۔ اور پلکیں حفاظت کا کام کرتی ہیں۔ تکلیف دہ ذرات جو آنکھ میں وقتاً فوقتاً داخل ہو جاتے ہیں۔ آنسو ان کے اثر بد سے آنکھ کو محفوظ کر دیتے ہیں۔ اور اسے صاف رکھتے ہیں۔ (۲) نیز ادویات کے ذریعہ سے جراثیم کو ہلاک کرنے کی سعی میں آنکھ کو نقصان پہنچ جاتا ہے۔ اس لئے ہمارا زیادہ دارومدار اس بات پر ہونا چاہیئے۔ کہ آنکھ کو "انفکشن" (متعدی اثرات) سے بچایا جائے۔ معمولی انفکشن کا علاج جس سے بچنا ہماری طاقت میں نہیں قدرت خود بخود کر لیتی ہے۔ آنکھوں کو انفکشن سے بچانے سے ہم بے شمار بچوں۔ نوجوانوں اور بوڑھوں کو کگروں اور آشوب چشم جو کئی قسم کے زخم اور دھند اور جالا اور پڑبال پیدا کر کے ناقابل بیان دکھ اور عمر بھر کے اندھاپن کا موجب بنتے ہیں بچا سکیں گے ہم ان تمام بیماریوں کو روک سکتے ہیں۔ پس ہمیں چاہیئے کہ ایسی بیماریوں (مثلاً موتیا بند اور گلاکوما) پر جنہیں ہم روک نہیں سکتے۔ زیادہ توجہ خرچ کرنے کے بجائے ان بیماریوں کی طرف زیادہ توجہ مبذول کریں۔ جنہیں روکنا ہماری طاقت میں ہے "انفکشن" غلاظت کا نتیجہ ہوتی ہے جو غلیظ آنکھوں غلیظ چہرہ غلیظ انگلیوں۔ غلیظ کپڑوں غلیظ عادات اور غلیظ مکھیوں سے پیدا ہوتی ہے۔ پاکیزہ عادات صاف کپڑے اور صاف انگلیاں اور صاف چہرہ آنکھوں کو صاف رکھتا ہے۔ کسی گرد آلود جگہ سے گذرنے کے بعد اگر آنکھوں کو غور سے دیکھا جائے۔ تو آنکھوں کے بال گرد سے آلودہ نظر آئیں گے۔ جن کی وجہ سے آنکھوں میں تکلیف پیدا ہو جاتی ہے۔ اور غلیظ مکھیوں کو آنکھوں کی طرف کشش ہوتی ہے۔ صرف دو چیزوں کی اشد ضرورت ہے۔ ایک تو یہ کہ ہاتھ چہرے اور آنکھوں کے بالوں کو صابن اور پانی سے دھویا جائے۔ اور دوسرے یہ کہ ہر ایسے شخص سے پرہیز کیا جائے۔ جس کی آنکھیں سرخ ہوں۔ یا جس کی آنکھوں میں "گید" آتی ہو۔ اس قسم کی آنکھیں انفکشن کے پیدا کرنے اور اسے پھیلانے کا مستقل ذریعہ ہیں۔ دن رات کے کسی حصہ میں اس قسم کے لوگوں سے ملنا انفکشن کو خود مانگنا ہے۔ صرف چھونا ہی انفکشن کو پیدا نہیں کرتا۔ بلکہ مکھیوں کی ٹانگیں اور سونڈ یا غلیظ انگلیاں اور رومال اور تولیہ اور سرمہ ڈالنے کی سلائی بھی انفکشن کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بآسانی پہنچا سکتے ہیں۔ میرا اپنا روزمرہ کا رویہ تو یہ ہے۔ کہ چہرہ اور آنکھوں کو صاف رکھا جائے۔ لیکن سرخ آنکھوں اور ایسی آنکھیں جن سے گید بہ رہی ہو۔ ان کے متعدی اثرات سے محفوظ رہنے کیلئے خاص کوشش کی ضرورت ہے۔ لڑکوں لڑکیوں اور مردوں اور عورتوں کو صاف الفاظ میں انفکشن سے بچنے کے لئے ہدایت

اعلان

مدعی۔ محمد الدین سکنہ تھہ غلام نبی ضلع گورداسپور بنام زین العابدین سکنہ تھہ غلام نبی ضلع گورداسپور

تنازعہ رشتہ

مقدمہ مندرجہ عنوان میں زین العابدین کی لڑکی اور محمد الدین کے لڑکے کے درمیان رشتہ کا اصل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور پیش تھا۔ مگر زین العابدین نے اپنی لڑکی کا نکاح منشی محمد حمید صاحب کلرک دفتر پرائیویٹ سکرٹری کے ساتھ خفیہ طور پر خود پڑھ دیا۔ اور مولوی محمد اعظم صاحب اس معاملہ میں شریک کار رہے۔ حالانکہ نکاح مساجد میں پڑھے جاتے ہیں۔ اس طرح مخفی نہیں ہوتے۔ پس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کے ماتحت اعلان کیا جاتا ہے کہ منشی محمد حمید صاحب کو دفتر سے ڈسمس کرکے قادیان سے رخصت کردیا گیا ہے (۲) مولوی محمد اعظم صاحب سے جماعت کے دوستوں کو ان سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں۔ (۳) زین العابدین سکنہ تھہ غلام نبی سے متعلق بھی یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت کے دوست ان سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں۔ (ناظر امور عامہ)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

حکومت سرحد نے نتھیا گلی سے ۲۸ اگست کی اطلاع کے مطابق فصل خریف کے گنے کی کاشت کے مالیہ میں ایک لاکھ روپیہ معاف کر دیا ہے۔

کونسل آف سٹیٹ میں ۲۸ اگست کو ہوم ممبر نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا۔ کہ گو کانگرس نے عارضی طور پر سول نافرمانی ترک کر دی ہے مگر حکومت اس امر کے متعلق یقین نہیں رکھتی۔ کہ یہ دوبارہ شروع نہیں کی جائے گی۔ اس لئے گورنمنٹ ہنگامی اختیارات کے استعمال کو ہرگز ترک کرنے کے لئے تیار نہیں۔

پنڈت مالویہ نے پٹنہ سے ۲۷ اگست کی اطلاع کے مطابق ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ نیشنلسٹ پارٹی کا کوئی ممبر کانگرس کے خلاف بغاوت نہیں کر سکتا۔ بلکہ کانگرس کا جسم بننے میں فخر محسوس کرتا ہے۔ یہ پارٹی صرف کمیونل ایوارڈ کو منسوخ کرانے کے لئے عالم وجود میں لائی گئی ہے۔ اگر کانگرس یہ کام اپنے ہاتھ میں لے لے تو آج ہی اس پارٹی کو ختم کیا جا سکتا ہے۔

ٹانگانیکا (جنوبی افریقہ) کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ وہاں ڈاکٹر کے ایس باجوہ بی اے آنرز کو لیجسلیٹو کونسل کا ممبر نامزد کیا گیا ہے۔ آپ ایک پنجابی نوجوان ہیں۔ جنہوں نے ۲۵ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے کا امتحان پاس کیا۔

سر فیروز خاں نون وزیر تعلیم حکومت پنجاب کے متعلق ایک اطلاع مظہر ہے کہ آپ نے ۲۷ اگست مظفر گڑھ میں تقریر کرتے ہوئے مسلمانوں سے کہا۔ کہ اپنی تجارت کو فروغ دینے کے لئے دوکانیں کھولیں اور ہندوؤں سے قرضہ نہ لیں۔

وائنا سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ آسٹریا میں شورش پسندوں نے پھر سر اٹھایا ہے۔ باغیوں کے ہجوم اور پولیس کے درمیان زبردست تصادم ہوا۔ جس میں لاٹھیوں پستولوں اور سنگینوں کا آزادانہ استعمال کیا گیا۔ پولیس نے متعدد شورش پسندوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ اور متعدد جگہ توپیں لگا رکھی ہیں۔

برلن سے ۲۸ اگست کی اطلاع ہے کہ جرمنی میں آج کل یہ تحریک زوروں پر ہے۔ کہ حضرت مسیح یہودی تھے۔ اس لئے ان کے مذہب کو بھی یہودیوں کی طرح ملک بدر کر دیا جائے۔ بہت سی انجمنیں عیسائیت کے خلاف کھڑی ہو گئی ہیں۔ اور جو عیسائی پادری مخالفت کرتے ہیں۔ انہیں گرفتار کر لیا جاتا ہے۔

"نیشنل کال" دہلی کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ نیشنلسٹ پارٹی اور ہندو مہاسبھا میں یہ سمجھوتہ ہوا ہے۔ کہ نیشنلسٹ پارٹی ہندو مہاسبھا کی طرف سے کھڑے ہونے والے پانچ امیدواروں کی جو پنجاب دہلی بہار سے منتخب کئے جائیں گے حمایت کرے گی۔

وائسرائے ہند نے ۲۹ اگست کو اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ کے مشترکہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ گورنمنٹ ملک کی تجارت کو ترقی دینے اور ملک کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے غیر ممالک میں ٹریڈ کمشنر مقرر کرنے کے پروگرام پر پھر عمل کرنا چاہتی ہے۔ یہ بھی اعلان کیا کہ گورنمنٹ نے مسٹر ایس سی سین کو موجودہ انشورنس آئین پر نظر ثانی کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔

سیلاب بہار کے متعلق ۲۹ اگست کو اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا۔ کہ ریلیف فنڈ سے حکومت بہار کو آٹھ لاکھ روپیہ اور حکومت آسام کو ۱/۲-۱ لاکھ روپیہ کی گرانٹ دی گئی تھی۔ مزید رقم کے لئے حکومت بہار کی طرف سے کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی۔

سر ہنری کریک نے ۲۸ اگست کو اسمبلی میں یہ بیان کیا کہ اخبارات میں میں نے یہ خبر پڑھی ہے کہ مس میو ہندوستان آنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ لیکن ابھی تک گورنمنٹ کو اس کی طرف سے داخلہ کے لئے اجازت کی کوئی درخواست نہیں پہنچی۔ گورنمنٹ کو یہ بھی معلوم ہے۔ کہ مس میو کی "مدر انڈیا" سے ہندوستان کے لوگوں میں اظہار ناراضگی پایا جاتا ہے۔

رومانیہ کے سیاسی حلقوں میں یہ افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ شاہ الفانسو عنقریب بخارسٹ آنے والے ہیں۔ تاکہ رومانیہ کے نوجوان آرک ڈیوک کو آسٹریا کے تخت پر بٹھانے کے سوال پر شاہ کیرول اور گورنمنٹ سے مشورہ کریں۔

واشنگٹن سے ۲۸ اگست کی اطلاع کے مطابق سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ سوویٹ روس اور امریکہ کے درمیان پچاس کروڑ ڈالر قرضہ کے متعلق جو گفت و شنید ہو رہی ہے اس کی کامیابی کا کوئی امکان نہیں۔

سڈنی میں ۲۸ اگست کو مشہور سائنس دان سر ایجورتھ ڈیوڈ کا انتقال ہو گیا۔ آپ نے چند سال ہوئے آسٹریلیا میں ایک قدیم جانور کا ڈھانچہ دریافت کیا تھا۔ جو اندازاً ساٹھ کروڑ سال پہلے کا خیال کیا گیا۔

مدنا پور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر برج کو قتل کرنے کے الزام میں کلکتہ سے ۳۰ اگست کی اطلاع کے مطابق سپیشل ٹربیونل نے نرمل جیبن گھوش۔ برو جو ر کشور چکرورتی۔ اور رام کشن رائے کی اپیل مسترد کرتے ہوئے سزائے موت کو بحال رکھا۔ مسٹر برج کا قتل ۲ ستمبر کو وقوع میں آیا تھا۔

راجشاہی سے ۳۰ اگست کی اطلاع ہے کہ ۲۹-۳۰ اگست کی درمیانی شب دریائے پدما کا ایک پرانا بند سیلاب کی وجہ سے چار سو فٹ تک ٹوٹ گیا۔ میونسپلٹی کی حدود کے اندر دو موضع اور متعدد دیگر دیہات زیر آب ہیں اور دریائے پدما کا پانی ۲ء۶۲ فٹ تک چڑھا ہوا ہے

بنارس سے ۲۹ اگست کی اطلاع ہے کہ دریائے گنگا میں طغیانی آئی ہوئی ہے۔ اور دریا کا پانی اونچائی میں عام بلندی سے بقدر ۴۶ فٹ زیادہ ہے۔ کئی دیہات اور سڑکیں زیر آب ہیں۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ خان عبد الغفار خان اور ان کے بھائی کو جو حال ہی میں ہزاری باغ جیل سے رہا ہوئے ہیں۔ وہ الاؤنس ملتا رہے گا۔ جو ان کو ایام جلاوطنی میں ملا کرتا تھا۔ فرق صرف یہ ہوگا۔ کہ اب اس الاؤنس کو حکومت سرحد برداشت کرے گی۔

لاہور سے ۳۰ اگست کی اطلاع ہے۔ کہ مسٹر پی کے وٹل ڈپٹی اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب۔ حکومت ہند کی مالگذاری کے اکاؤنٹنٹ جنرل مقرر کئے گئے ہیں۔ آپ ۳ ستمبر کو اپنے نئے تقرر کا جائزہ لے لیں گے۔

شنگھائی سے ۲۹ اگست کی اطلاع ہے۔ کہ چین و جاپان کے درمیان ایک آزادانہ لڑائی ہونے کا احتمال ہے۔ جاپان کے جنگی جہازوں کو جو چینیو میں متعین ہیں۔ حکم دیا گیا ہے۔ کہ چین پر حملہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں

گورنر صوبہ سرحد کے چیف سکرٹری نے پشاور سے ۳۱ اگست کی اطلاع کے مطابق ایک حکم امتناعی خان عبد الغفار خان کے نام جاری کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ جب تک حکومت سرحد کو پورا یقین نہیں ہو جاتا۔ کہ تمہارا وجود امن عامہ کے لئے اچھا ہے۔ اس وقت تک تم سرحد میں داخل نہیں ہو سکتے۔ اس حکم کی میعاد ۳۱ دسمبر ۱۹۳۴ء تک ہوگی۔

حکومت ہند کے پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کا ایک کمیونک شملہ سے ۳۱ اگست کی اطلاع کے مطابق مظہر ہے کہ مہاراجہ الور کی ریاست سے جلاوطنی کی میعاد غیر معین ہے۔ ریاستی نظام حکومت ہند کے ماتحت ہی رہیگا جب تک کہ ریاست کی مالی حالت روبہ اصلاح نہیں ہو جاتی۔ اور رعایا میں خوشحالی کا دور دورہ نہیں ہوتا۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی